بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلام عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْم وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن.

اسلام اور ضبط ولادت (Birth Control in Islam)

جناب غوث قادری صاحب　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،،،،

قرآن وحدیث سے اچھی طرح واقفیت کی صورت میں آپ موضوع بحث مسئلہ میں اپنی رائے ضرور تحریر کرسکتے ہیں۔ مگر آپ نے اصل موضوع سے ہٹ کر علماء کرام کو برا بھلا کہنا شروع کردیا، جس کی وجہ سے دلی تکلیف ہوئی۔ آپ کو اپنی رائے پیش کرنے کا ضرور حق حاصل ہے، مگر کسی بھی عالم سے خواہ وہ کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو، اس طرح مخاطب ہونا، ایک تعلیم یافتہ شخص کے لئے زیب نہیں دیتا۔

آپ کے مراسلہ کی تحریر کا گراہوا معیار دیکھ کر چند احباب نے مجھے مشورہ دیا کہ ایسے حضرات سے الجھنا صرف وقت کا ضائع کرنا ہے کیونکہ آپ کی تحریر کا انداز اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مسئلہ کا سمجھنا اور سمجھانا مقصود نہیں بلکہ خلفشاری پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ فوراً اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو یاد کیا: ﴿وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلاماً﴾ (سورہ الفرقان ۶۳) یعنی اہل ایمان' اہل جہالت واہل سفاہت سے الجھتے نہیں ہیں بلکہ ایسے موقعوں پر اعراض وگریز کی پالیسی اختیار کرتے ہیں اور بے فائدہ بحث نہیں کرتے۔

غرضیکہ خالق کائنات کے فرمان کے مطابق جو دنیا کے ذرہ ذرہ سے واقف ہے، ہر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو بلاوجہ بحث ومباحثہ میں لوگوں کو پھنسا کر دیگر اہم وضروری کاموں سے روکنے کی مذموم کوشش کریں گے۔۔۔ لہذا باوجودیکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کے ہر ہر لفظ کا منہ توڑ جواب تحریر کرسکتا ہوں، اپنے بڑوں کے مشورہ پر جناب والا سے مخاطب ہونے کے سلسلہ کو یہیں ختم کرتا ہوں۔ والسلام۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دیگر دینی بھائیو!

قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ ضبط ولادت (Birth Control) پر ایک تفصیلی مضمون انگریزی میں تحریر کرچکا ہوں، مگر بعض شک وشبہات کو دور کرنے کے لئے چند سطریں مزید تحریر کررہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ ضبط ولادت کو سمجھنے والا بنائے۔

اسلام کے ابتدائی دور سے لے کر آج تک تمام مفسرین، محدثین، فقہاء، دانشور اور علماء اس بات پر متفق ہیں کہ اگر میاں بیوی دو یا تین سے زیادہ بچے رکھنے کی خواہش رکھتے ہیں تو ان کو ایک یا دو بچے رکھنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق اولاد کی کثرت مطلوب ہے، جیسا کہ انگریزی کے مضمون میں مکمل حوالوں کے ساتھ احادیث تحریر کرچکا ہوں اور ان احادیث کے صحیح ہونے پر تقریباً تمام ہی مکاتب فکر کے علماء متفق ہیں، نیز نبی اکرم ﷺ سے کسی ایک موقع پر بھی بچوں کو کم پیدا کرنے کی کوئی ترغیب دور دور تک کہیں نہیں ملتی حالانکہ نبی اکرم ﷺ اپنی امت کے لئے بہت زیادہ شفیق اور رحم کرنے والے تھے، بلکہ آپ ﷺ نے اپنے عمل سے بھی امت مسلمہ کو زیادہ بچے کرنے کی ترغیب دی کہ آپ ﷺ کی چار لڑکیاں اور تین لڑکے پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے سامنے صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت کے آپ ﷺ سے بھی زیادہ بچے پیدا ہوئے لیکن آپ ﷺ نے کسی ایک صحابی کو ایک مرتبہ بھی یہ نہیں کہا کہ اب بس کرو، اور ان ہی کی تربیت کرلو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا اصل وبنیادی مقصد لوگوں کی تربیت ہی تھا۔ معلوم ہوا کہ کثرت اولاد بچوں کی بہترین تربیت سے مانع نہیں ہے، اگر

قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے بہترین اسوہ (نمونہ) ہے۔

ایک مغالطہ کا ازالہ: اس زمانے میں ضبط ولادت پر زیادہ تر عمل شہروں میں اور مالداروں میں ہورہا ہے، جس سے ان کے بچے بظاہر خوشحال نظر آتے ہیں جس کو دیکھ کر مغربی تہذیب سے متاثر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کم بچوں کے ہونے کا نتیجہ ہے، حالانکہ یہ ضبط ولادت کا نتیجہ نہیں بلکہ وہ تو پہلے سے ہی خوشحال تھے۔ اگر کم اولاد کی وجہ سے خوشحالی آئی ہوتی تو دیہات میں کسی غریب شخص کے ایک یا دو بچے ہونے کی صورت میں اس شخص کی زندگی کا معیار ان شہر والوں اور مالداروں کی طرح یا ان سے زیادہ بہتر ہوجاتا جن کے دو سے زیادہ بچے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ کم بچے خوشحالی کا یقینی ذریعہ نہیں ہے۔

اسلام میں بہترین تربیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لڑکا ڈاکٹر یا انجینئر بن جائے خواہ وہ اسلام کی بنیادی تعلیم سے واقف ہو یا نہ ہو۔ اسلامی تربیت کے لئے اسلام کے بنیادی احکام سے واقفیت اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے خواہ وہ ڈاکٹر ہو یا انجینئر، کسی یونیورسٹی کا پروفیسر ہو یا کسی دیہات میں قاعدہ بغدادی پڑھانے والا، بڑا تاجر ہو یا سبزی فروش۔

ضبط ولادت (Birth Control) کے سلسلہ میں زمانۂ قدیم سے علماء، فقہاء اور مفکرین کی تین رائے چلی آرہی ہیں:

۱) ضبط ولادت کی بالکل اجازت نہیں ہے۔ اس کی دلیل کے لئے سورہ انعام کی ۱۵۱ویں آیت پیش کی جاتی ہے۔

۲) ضبط ولادت کی گنجائش ہے، یعنی اگر کوئی شخص مانع حمل کے اسباب اختیار کرنا چاہے تو جائز ہے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے بعض صحابہ کرام کو عزل کرنے (ضبط ولادت کا ایک طریقہ) سے منع نہیں فرمایا۔ (بخاری)

۳) ضبط ولادت مفلسی کے ڈر سے حرام ہے یعنی یہ سوچ کر کہ ہمارے بچوں کو کون کھلائے گا۔۔۔ لیکن دیگر صورتوں میں جائز ہے۔

﴿نوٹ﴾: Abortion کی اجازت نہیں ہے۔ ہاں اگر ماں کی جان کو خطرہ ہوجائے تب Abortion کرایا جاسکتا ہے۔

ضبط ولادت کی تحریک کی ابتداء ۱۷۹۸ میں یورپ کے مشہور ماہر معاشیات مالتھوس (Malthus) نے شروع کی تھی۔ جس کے غلط نتائج سامنے آئے اور آرہے ہیں جس کا تفصیلی تجزیہ مولانا مودودیؒ نے اپنی کتاب (اسلام اور ضبط ولادت) میں کیا ہے۔ جس کا اعتراف خود مستشرقین نے کیا ہے اور کررہے ہیں۔ کتاب کا انگریزی ترجمہ Attach کررہا ہوں، جبکہ اردو کتاب اس link پر پڑھی جاسکتی ہے۔

http://tazkeer.org/scan/?itemid=3049&title=Islam+aur+Zabt-e-Wiladat+%28Birth+Control+In+Islam+%29

مولانا مودودیؒ نے اس ۱۵۹ صفحات پر مشتمل کتاب کے ذریعہ امت مسلمہ کو یہی دعوت دی ہے کہ ضبط ولادت (Birth Control) مغربی تہذیب کی دین ہے، اور ضبط ولادت کی موجودہ شکل اسلامی روح کے خلاف ہے۔

آج سے تقریباً ۲۵ سال پہلے تک ہمارے معاشرہ میں ضبط ولادت پر کوئی خاص عمل نہیں تھا۔ اب ہمارے معاشرہ میں خاص کر شہروں میں اس کا رواج شروع ہوگیا ہے، حتی کہ مغرب سے متاثر بعض لوگ رسول اکرم ﷺ کی خواہش کے برخلاف زیادہ بچے پیدا کرنے کو غلط قرار دینے لگے ہیں، اور اس کے لئے ایسے ایسے عقلی دلائل پیش کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اب تک سارے انسان ایک بڑی غلطی کے مرتکب تھے۔

﴿خلاصہ کلام﴾: آپ کے لئے شرعاً اجازت ہے کہ آپ وقتی طور پر مانع حمل کے اسباب اختیار کرکے دو یا تین بچوں پر اس سلسلہ کو موقوف کرسکتے ہیں۔ مگر کوئی شخص زیادہ بچے رکھنا چاہے تو آپ اسے حقارت کی نگاہ سے نہیں بلکہ عزت کی نگاہوں سے دیکھیں۔